

عقیدہ طحاویہ کی چند مفید اور غیر متنازع شروح

یہ امام اکمل الدین باری کی شرح ہے (712ھ تا 786ھ) گویا ابن ابی العز کے معاصر ہیں ہماری نظر میں باری کی یہ شرح ابن ابی العز کی شرح سے بوجہ بہتر ہے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ امام باری محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر متکلم بھی ہیں۔ جن کی شہادت، انکی وہ تصانیف دے رہی ہیں جو صرف علم الکلام اور عقائد میں تحریر فرمائے ہیں یہ شرح 1989ء میں وزارت الاوقاف کویت نے چھاپی جس پر عارف آیتکن نے تحقیق کی ہے۔

1- شرح العقیدة الطحاویة

قاضی اسماعیل بن ابراہیم الشیبانی کی مختصر شرح ہے (وفات 629ھ)۔ ابن ابی العز سے تقریباً ایک صدی پہلے گزرے ہیں ان کی شرح مختصر ہونے کے باوجود اچھے نکات پر مشتمل ہے۔ دارالکتب العلمیہ سے 2005ء میں چھپی ہے۔

2- شرح العقیدة الطحاویة:

علامہ فقیہ محقق عبدالغنی میدانی کی تصنیف ہے اس شرح میں بھی کئی علمی نکات ہیں شارح نے علماء اہل السنۃ و الجماعۃ کے مسلمہ عقائد بیان فرمائے ہیں علامہ میدانی دمشق کے بڑے فقیہ اور محقق گزرے ہیں اور علامہ ابن عابدین شامی کے مشہور شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان کی مختصر القدوری کی شرح اللباب فی شرح الكتاب اہل علم سے داد حاصل کر چکی ہے۔ ان کی شرح عقیدہ طحاویہ پر محمد مطیع الحافظ اور ریاض المارح نے تحقیق کی ہے جو زم زم پبلشر کراچی سے چھپی ہے۔

3- نور الیقین فی اصول الدین فی شرح عقائد الطحاوی

تالیف حسن کافی الاقحصاری البوسونوی (المولود: 951ھ المتوفی 1024ھ) شیخ حسن کافی دسویں اور گیارہویں صدی کے محقق عالم گزرے ہیں شارح نے تمام عقائد کو اہل السنۃ کے طریقے پر بیان فرمایا ہے البتہ اس شرح پر زہدی عاد بوسنوی نامی محقق نے کام کیا ہے انہوں نے تمام شرح کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے تمام اقوال ابن ابی العز رحمہ اللہ کی شرح سے لیتے ہیں۔ یہ شرح مکتبۃ العبیکان، ریاض سے 1997ء میں چھپی ہے۔

4- النور اللامع و الجرحان الساطع

تالیف نجم الدین منکو برس بن یلنقلج عبداللہ الترکی (المتوفی 652ھ) یہ شرح ابھی تک مخطوط ہے۔ یہ چند مفید شروحات ہم نے ذکر کر دیں ان کے علاوہ علماء نے اور بھی بہت سی شروحات تصنیف کی ہیں جن میں اکثر مخطوط ہیں عقائد طحاویہ کی ایسی مفید شرح کوپس پشت ڈالنا اور ابن ابی العز کی شرح کو شہرت دینا دوراندیشی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مطالعے کی اہمیت

فاروق عبداللہ

مطالعہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت سے کوئی باشعور انسان ہرگز انکار نہیں کر سکتا خصوصاً موجودہ ترقی یافتہ دور کے اندر؟ کیونکہ ایک انسان جب مطالعہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے پیش نظر مختلف مقاصد گردش کرتے ہیں، کبھی مطالعہ کرنے کا مقصد وقت گزاری ہوتا ہے تو کبھی اپنے غموں کو دور کرنا پیش نظر رہتا ہے، کبھی مختلف قصے کہانیاں پڑھ کر صرف لذت حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے تو کبھی ان سب سے بڑھ کر کسی فن میں مہارت یا اپنی فہم اور بصیرت میں اضافہ کرنا مطلوب ہوتا ہے۔

بعض اوقات انسان یہ کہہ کر مطالعہ چھوڑ دیتا ہے کہ: میرا جی تو چاہتا ہے کہ میں مطالعہ پابندی سے کروں، لیکن میری مصروفیات اور مشاغل اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ مطالعہ کی فرصت ہی نہیں ملتی ہے.....

یہ اور اس طرح کی دیگر مشکلات کے حل کے بارے میں ایک مغربی محقق ہے اپنی تحقیق کے مطابق اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر کوئی شخص مطالعے کا عادی بن جائے تو وہ ایک عام کتاب کے اوسطاً 300 الفاظ کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب مطالعہ کو دیگر تمام ذمہ داریوں کی طرح سمجھ کر نبھایا جائے، ہر پندرہ منٹ میں 4500 الفاظ کا مطالعہ باسانی کیا جا سکتا ہے۔ جب صرف پندرہ منٹ کی یہ کیفیت ہو تو یومیہ پندرہ منٹ کے حساب سے ہفتہ بھر، 35,000 الفاظ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے اور ایک مہینے میں 1,26,000 (ایک لاکھ چھتیس ہزار) الفاظ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جبکہ سال بھر کے حساب سے 15,00,000 سے زائد الفاظ کا مطالعہ باسانی کیا جا سکتا ہے۔

یہ کیفیت صرف یومیہ پندرہ منٹ کے حساب سے ہے، اگر روزانہ اسی طرح بیسیوں کتابوں کو کھنگالا جائے وہ حساب الگ ہے۔ اپنے دور کے مشہور سائنسدان سرولیم اوسلر اور ان کے مایہ ناز شاگردوں نے بھی اس تجربے کو آزما کر اسے کامیاب قرار دیا ہے سرولیم اوسلر اپنے وسیع ترین مطالعے کی بنیاد پر یہ یقین رکھتے تھے کہ انسانی اعلیٰ تجربات کو جاننے اور ان تک پہنچنے کا اگر کوئی راستہ اور ذریعہ ہے تو وہ یہی مطالعہ ہے سرولیم اوسلر بھی کثرت مشاغل اور مصروفیات کے باعث اس مشکل میں گھرے ہوئے تھے کہ انہیں مطالعہ کرنے کی ذرہ برابر فرصت نہیں ملتی، لیکن جب انہوں نے یہ تہیہ کر لیا کہ حالات جیسے کیسے ہوں، ہر حال میں انہوں نے روزانہ سونے سے قبل پندرہ منٹ مطالعہ

کرنا ہے اگر وہ رات کو گیارہ بجے بستر پر پہنچنے تو سوا گیارہ بجے تک مطالعہ کرتے اور اگر کہیں اسے سائنسی تحقیق کرنے میں دوپہی بچ جاتے تو وہ پندرہ منٹ مطالعہ کر کے سوا دو بجے آرام کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے اس نظام پر پابندی اور مستقل مزاجی کی وجہ سے اپنے دور کے وسیع مطالعہ کرنے والوں میں فقید المثال قرار دیے گئے۔

یہی نہیں بلکہ تاریخ میں آپ دیکھتے ہیں کہ جو شخص بھی علم اور تحقیق کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہو کر دنیا پر لوہا منو اچکا، اس کی کامیابی اور ترقی کی بنیادی وجہ یہی کثرت مطالعہ ہے۔ اگر انسان پختہ عزم کر لے کے حالات جیسے کیسے ہوں، موافق ہوں، میں نے ہر حال میں مطالعہ کرنا ہے تو پھر حوارث کی موجیں ہوں یا خوشیوں کی بارش اس کے مطالعہ میں کوئی خلل نہیں آئے گا، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سفر میں ہوں یا حضر میں، کتاب آپ کے پاس موجود رہنی چاہیے۔ دورانہ مطالعہ کتابت سے بچنے کے لئے ایک سے زائد مختلف کتابوں کا پاس ہونا بھی ضروری ہے، تا کہ جو نئی ایک کتاب کے مطالعے سے جی بھر جائے فوراً دوسری کتاب اٹھانے میں کوئی مشقت نہ ہو، اور مطالعے کا تسلسل بھی برقرار رہے۔

ڈونلڈ مک کامبل نے اپنی تحقیق کے مطابق معدے کو اور ضرورت سے زیادہ کھانے کو مطالعے کے لئے نخل اور رکاوٹ قرار دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ مطالعے میں توازن برقرار رکھنے کے لئے ہلکی پھلکی غذا استعمال کرنی چاہئے، اگر کہیں ثقیل اشیاء کھانے کی نوبت آ بھی جائے تو مطالعہ ایک گھنٹے کے وقفے سے کرنا چاہئے کیونکہ خوراک ہضم ہونے کے لئے معدے میں خون کا باقی رہنا ضروری ہوتا ہے، فوراً مطالعے کے نتیجے میں معدے کا خون سر کی طرف چڑھ جاتا ہے، جسکی وجہ سے نظام ہضم بے حد متاثر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تھکاوٹ کی حالت میں بھی مطالعہ نہ کیا جائے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آپ ورزش بالکل ترک کر دیں اور دورانہ مطالعہ سستی اور کاہلی کا ثبوت دیں، بلکہ مطالعے میں چست رہنے کے لئے ہلکی سی ورزش بھی ہونی ضروری ہے۔

مطالعے میں انہماک کے لئے، ذہنی انتشار، اعصابی تناؤ اور جنسی خواہشات بھی بے حد مضرا نخل ہوتے ہیں ان سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ دورانہ مطالعہ لمحہ بہ لمحہ وقفوں سے بھی اجتناب کیا جائے اور مطالعے کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب ہو جہاں لوگوں کی آمد و رفت اور شور شرابہ نہ ہو لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ مطالعہ کی جگہ اس قدر آرام دہ ہو کہ وہاں بیٹھتے ہی نیند آنے لگ جائے۔

مطالعہ کرنے والے کو چاہئے کہ کمان کی طرح کتاب پر جھک کر مطالعہ نہ کرے بلکہ مطالعے کے لئے بیٹھنے کی ایسی کیفیت بنائے کہ کتاب کا صفحہ چہرے کے بالکل سامنے 40 سینٹی میٹر کے فاصلے پر ہو اور کتاب کا اوپر والا حصہ آنکھوں کے بالکل برابر ہو۔ جس جگہ مطالعہ ہو رہا ہو وہاں روشنی اور ہوا کا بھی انتظام ضروری ہے تا کہ مطالعے میں رغبت اور نشاط برقرار رہے۔ دورانہ مطالعہ وقتاً فوقتاً چاروں طرف یا اوپر فضا کی طرف نظریں دوڑا کر بھی اپنی